Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات - ۱۷ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ ، ۸ - وفا ۱۳۷۲ ہش ، ۸ - جولائی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۵۱

کسی سے بغض و کینہ نہ رکھنا چاہیئے

"انسان کو مرنج و مرنجاں ہونا چاہیئے اور خدا کی باریک در باریک حکمتوں اور قدرتوں پر ایمان لانا چاہیئے اور کسی سے بھی بغض و کینہ دل میں نہ رکھنا چاہیئے۔ خدا کی شانِ ستاری سے ہمیشہ فائدہ اٹھاتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ جن کو تمہاری نظریں بُرا اور بدخیال کرتی ہیں اسے توبہ کی توفیق مل جاوے۔

(حضرت "ـــ جماعت" - الاوّل)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"شیطان کے وساوس بہت ہیں اور سب سے زیادہ خطرناک وسوسہ اور شبہ جو انسانی دل میں پیدا ہو کر اُسے خسر الدُنیا والآخرۃ کر دیتا ہے۔ آخرت کے متعلق ہے، کیونکہ تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ ردّ ہو گیا اور دونوں جہانوں سے گیا گذرا ہوا۔ اس لئے کہ آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص۳۴)

درخواست دعا

○ عزیز عطاء المنان چیمہ ابن مکرم محمد امین چیمہ صاحب مربی سلسلہ انڑیوں میں سوزش کے باعث بیمار ہے۔ اور ۲۸ - جون سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ اللہ تعالےٰ عزیز کو شفائے کاملہ عطا فرمائے

ولادت

مکرم عبد الشکور صاحب آف دولیاہ جٹاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کو مورخہ ۹ - جون ۱۹۹۳ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود مکرم عبد اللطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دولیاہ جٹاں کا پوتا اور محترم راجہ عبد الرحمٰن صاحب ناصر آباد ربوہ کا نواسہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عبد الباسط نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقفِ نو میں شامل ہے۔

○ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ گلگشت کالونی ملتان کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۵ - جون ۹۳ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "اوصاف احمد نبیل" عطا فرمایا نومولود محترم میر غلام محمد صاحب کا نواسہ اور محترم چوہدری ناصر احمد سرا صاحب کا پوتا ہے۔

احباب ان بچوں کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

تم اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو کوئی چیز دکھ یا تکلیف نہ دے سکے گی

از حضرت "ـــ جماعت" الثانی

"اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو۔ تمہیں آرام ملے گا۔ اس سے تعلق بڑھانے سے کوئی مصیبت تمہیں ستا نہیں سکتی۔ کیونکہ جب انسان ایک مالک سے تعلق کر لے تو اس کے ماتحت اسے کچھ نہیں کہہ سکتے جب کسی آدمی کو کسی بادشاہ کا چپڑاسی دکھ دے تو جب وہ بادشاہ کا قرب حاصل کرے تو چپڑاسی کا ڈر نہیں رہتا۔

ایک قاضی کے پاس کسی آدمی نے کچھ روپیہ رکھا لیکن جب وہ واپس لینے کے لئے آیا تو قاضی نے کہہ دیا کہ کیسا روپیہ۔ مجھے کب دیا تھا تم غلط کہتے ہو۔ اس نے کہا حضور! فلاں وقت اتنی تعداد روپوں کی میں نے آپ کے حوالے کی تھی کہ اسے امانت رکھیں تو قاضی نے بڑی سختی سے اس بیچارے کو باہر نکلوا دیا اور کہا کہ ہم خائن ہیں۔ تم نہیں جانتے کہ میں شہر کا حاکم ہوں۔ تم مجھ پر بدظنی کرتے ہو۔ وہ بیچارہ بادشاہ کے پاس فریاد لے کر گیا۔ تو بادشاہ نے کہا کہ میں اب کیا کر سکتا ہوں وہ کہہ دے گا میں قاضی ہوں۔ میں ایسا کر سکتا ہوں اور ثبوت کوئی ہے نہیں۔ ہاں البتہ ایک طریقہ ہو سکتا ہے۔ اگر تم ایسا کرو تو شاید تمہارا روپیہ واپس مل سکے۔ وہ یہ کہ کل جب جلوس نکلے گا تو تم بھی دیکھنے والوں میں کھڑے ہو جانا مگر قاضی کے نزدیک پاس کھڑے ہونا میں آؤں گا اور تمہیں السّلام علیکم کہوں گا۔ تم ڈرنا نہیں اور بڑی بے تکلفی سے میرے ساتھ باتیں کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب بادشاہ آیا اور اس نے السلام علیکم کہا تو اس نے وعلیکم السلام کہا۔ بادشاہ نے کہا کہ کیوں میاں تاجر (اس کا نام لے کر) بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم اتنی مدت ہو گئی کبھی ملنے کو ہی نہیں آئے۔ تم ہمارے دوست ہو۔ غرض اسی طرح وہ اور بھی بڑی بے تکلفی سے باتیں کرتا رہا۔ اور جب بادشاہ آگے چلا گیا تو قاضی صاحب نے آہستہ سے اس کو کہا کہ کیوں میاں! کل جو تم روپے کا ذکر کرتے تھے۔ وہ کونسا روپیہ تھا۔ اس نے پھر وہی نشان بتلا دیئے جو اس نے پہلے بتلائے تھے تو قاضی نے اس کا روپیہ اس کو دے دیا اور کہا کہ تم نے پہلے ہی یہ باتیں کیوں مجھ کو نہ بتلائیں۔

غرض اسی طرح انسان کا تعلق اگر مالک سے ہو جاوے تو مملوک اسے کچھ دکھ یا تکلیف نہیں دے سکتے۔ تمام پھر خدمت گار بن جاتے ہیں اسی طرح تم بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو تا کہ تم کو کوئی دکھ نہ دے اور کوئی چیز تمہیں تکلیف نہ دے سکے گی"۔

(از خطبہ فرمودہ ۳ ، اپریل ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ || پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ || قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ وفا ۱۳۷۲ ہش ۸۔ جولائی ۱۹۹۳ء

کامیابی اور ناکامی

محنت نہ کرنے والا بھی چاہتا ہے کہ اسے کچھ نہ کچھ ملتا ہی رہے۔ اگرچہ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہوتا ہے لیکن اس کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ اس کے منہ میں نوالہ پڑ جائے۔ لیکن جو محنت کرتا ہے وہ تو شدت سے یہ خواہش رکھتا ہے کہ اس کی محنت کا پھل اسے ملے۔ آخر اس نے محنت کی کیوں ہے۔ اسی لئے کہ اسے کچھ حاصل ہو۔ اور کم از کم اتنا تو حاصل ہو جتنی اس نے جان ماری ہے۔

یہ انسانی فطرت ہے اور اس سے گریز ممکن نہیں۔ کوئی شخص محنت کو اکارت جاتے دیکھنا نہیں چاہتا۔ اور جب محنت اکارت جاتی نظر آتی ہے تو وہ محنت سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے۔ آخر بلا وجہ کیوں کام میں جُتا رہے۔ ایک کام چھوڑ کر دوسرا شروع کر دے گا یا پہلے ہی کام کی نوعیت بدل دے گا۔ طریق کار بدل کر محنت کرے گا۔

یہ سب کچھ کرتے ہوئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ کسی محنت کا بھی نتیجہ از خود نہیں نکل سکتا۔ بہت سے عوامل ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ بہت سی ہماری اپنی خامیوں کا ہمیں علم نہیں ہوتا۔ غلطیوں کو کون ڈھانپتا ہے۔ عوامل کون پیدا کرتا ہے۔ نتائج کون نکالتا ہے۔ یہ ہیں باتیں جن پر غور کی ضرورت ہے۔ جن کو جانے بغیر ہم کسی منزل کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اور تصور کرتے ہیں تو غلط ثابت ہوتا ہے۔

یہ ہے خدا کی ذات۔ ہمیں کام کی توفیق دینے والی۔ نادیدہ عوامل کو ہمارے لئے مفید بنانے والی۔ اور ہماری محنت کا نتیجہ پیدا کرنے والی۔ اگر اس کی طرف نگاہ نہ ہو تو کامیابی اور ناکامی۔ دونوں صورتوں میں۔ ہم غلط راہ پر نکل پڑتے ہیں۔ کامیاب ہوتے تو انا اور غرور پیدا ہو گیا۔ اپنے زور بازو کی طرف نظر گئی اور اپنی سوچ سمجھ کو عقل کل سمجھا۔ ناکام ہوتے تو مایوسی کے سوا اور کچھ نہ ملا۔ اور مایوسی انسان کو ایسے گڑھے میں دھکیل دیتی ہے جہاں سے نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اگر خدا کی طرف نظر ہو تو کامیابی ہو یا ناکامی ہم صحیح راستے پر ہی رہتے ہیں۔ اور صحیح راستے پر رہنا ہی ہماری زندگی کے تسلسل کی دلیل ہے۔ اور یہی حقیقی کامیابی کی کنجی ہے۔

بے ادب نے باادب کو کہہ دیا ہے بے ادب
باادب سے پوچھنے آتے ہیں لوگ اس کا سبب
اپنی ہی تصویر آتی ہے نگاہوں کو نظر
دیکھ لیتا ہے کوئی شفاف آئنہ کو جب

ابوالاقبال

خدا کے واسطے ہے کبریائی
خدا کے واسطے نازِ خدائی
نیازِ بندگی بندے کی دولت
حضوری خاکساری بے نوائی

اُسی کی کارسازی ہے بہر گام
مِری کوشش نہیں جُز کوششِ خام
مِری ہستی کی جس نے ابتدا کی
اُسی کے ہاتھ میں ہے میرا انجام

سب کو غمِ جانانہ نہیں دیتے ہیں
سرمستیٔ مستانہ نہیں دیتے ہیں
آتی ہے مگس بزم میں لیکن اُسکو
سوزِ دلِ پروانہ نہیں دیتے ہیں

تُو واقف ہے مِرے شام و سحر سے
تُو واقف ہے مِرے خیر و ضرر سے
جو بہتر ہو اُسی کا حُکم فرما
کہ مَیں غافل ہوں اپنے خیر و شر سے

یہ عُمر نہیں ہے جاودانی ساقی!
لا جام کہ زندگی ہے فانی ساقی!
یہ صُحبتِ ما وَ تُو لبِ آبِ رواں
ہو جائیگی کل ایک کہانی ساقی!

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضر... — جماعت" الثانی

تلقینِ عمل

یہ کہ کسی کے کھیت کو پانی دے دیا۔ یا منڈیر بنا دی۔ اس سے کیا بنتا ہے۔ اصل کام تو قوم کے اندر سچائی اور دیانت کو قائم کرنا ہے۔ جب وہ (خدام) اس چیز کو قائم کریں گے تو نہ صرف وہ ایک کھیت کو تباہ ہونے سے بچائیں گے بلکہ ہزاروں ہزار آدمیوں کو بچائیں گے جنہوں نے ان مکاروں کا شکار ہونا تھا آخر بد دیانت آدمی اپنا روپیہ نہیں کھاتا۔ دوسروں کا کھاتا ہے۔ اپنی بدنامی نہیں کرتا۔ بلکہ ساری قوم کی بدنامی کا موجب ہوتا ہے۔ پس قومی ترقیات تمام کی تمام دیانت اور سچائی کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس قوم میں یہ دونوں چیزیں نہیں پائی جاتیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص کسی انگریزی فرم کو آرڈر دے کر گھر آجاتا ہے اور اسے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہوتا اور اگر وہ کسی ہندوستانی فرم کو آرڈر دے کر واپس آتا ہے تو اس کا دل گھٹتا رہتا ہے کہ خبر نہیں پتھر یا کیا چیز بھیج دیں۔ اسی بد دیانتی کی وجہ سے ہندوستان کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ جو دکاندار دیانت دار ہوگا۔ اس پر لوگ اعتبار کریں گے اور بغیر کسی فکر اور ہچکچاہٹ کے اس کو آرڈر دے آئیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ کبھی ناقص چیز نہیں دے گا۔ پس قومی ترقی امانت اور دیانت کی شہرت کے ساتھ ہوتی ہے اگر تمام احمدی دیانت دار ہوں گے تو جہاں بھی کوئی احمدی دوکاندار ہوگا۔ لوگ اس کے پاس جائیں گے کہ اس سے سودا اچھا ملتا ہے۔ چلو اس کے پاس چلیں اور کہیں گے ہے تو کافر پر ہے دیانت دار اور سب سودا لوگ اس سے خریدیں گے لیکن اگر قادیان کا احمدی دکاندار بھی ایک من آٹے میں سیر بھر مٹی ملا دیتا ہے تو اس کے اندر وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے لوگ احمدیت کی طرف توجہ کریں گے اور جو چیز اس کو دوسرے دکانداروں سے ممتاز کرنے والی ہے۔ میں نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر خدام کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ اسکی نگرانی کریں۔ انہوں نے کچھ دن کام بھی کیا تھا۔ مگر انہوں نے اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اگر ہر خادم اس بات کا فیصلہ کرلے کہ میں نے بد دیانتی کو مٹانا ہے۔ اگر اس کا باپ دکاندار ہے تو باپ سے کہہ دے تمہیں بد دیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اگر اس کے بھائی دکاندار ہیں تو بھائیوں سے کہہ دے کہ میں تمہیں بد دیانتی نہیں کرنے دونگا۔ اگر اس کے دوست اور رشتہ دار دکاندار ہیں تو دوستوں اور رشتہ داروں سے کہہ دے کہ میں تمہیں بد دیانتی نہیں کرنے دوں گا۔ اگر اسکی بیوی دکان کرتی ہے تو بیوی سے کہہ دے کہ میں تمہیں بد دیانتی نہیں کرنے دوں گا اور اگر تم باز نہ آئے اور اصلاح نہ کی تو میں تمہارے خلاف گواہی دوں گا۔ تو مجھے امید ہے کہ اگر ہر خادم یہ فیصلہ کرے تو ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس عیب کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر تمہارا بھائی تاجر ہے اور وہ بد دیانتی کرتا ہے۔ اگر تمہارا باپ تاجر ہے اور وہ بد دیانتی کرتا ہے اور اگر تمہاری ماں تاجر ہے اور وہ بد دیانتی کرتی ہے۔ اگر تمہاری بیوی تاجر ہے اور وہ بد دیانتی کرتی ہے تو یہ بد دیانتی اس وقت تک ہے جب تک ان کو یقین ہے کہ تم ان کی محبت کی خاطر ان کو رپورٹ نہیں کروگے۔ لیکن جب ان کو معلوم ہو جائے گا کہ تم ان کی محبت کی پرواہ نہیں کروگے اور تم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر وہ بد دیانتی سے باز نہ آئے تو تم اس کی رپورٹ کردوگے تو کیا ہو سکتا ہے کہ وہ دوسرے منٹ میں بد دیانتی کریں باپ کہے گا بیٹا پچھلا جانے دو۔ آئندہ میں کبھی بد دیانتی نہیں کروں گا۔ بھائی کہے گا پچھلا معاف کردو آج سے میں باز آیا۔ بیوی کہے گی یہ قصور معاف کردو آئندہ یہ حرکت نہیں کرونگی۔ پس جب تم یہ تنبیہہ کردوگے اور ایسے موقعہ پر ان کی محبت کو قربان کردوگے تو تم دیکھو گے کہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر بد دیانتی مٹ جائے گی۔

پس قوم کی اصلاح تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ بیٹے کی اصلاح باپ کے ہاتھ میں ہے بھائی کی اصلاح بھائی کے ہاتھ میں ہے۔ بیوی کی اصلاح خاوند کے ہاتھ میں ہے اور ماں کی اصلاح بیٹوں کے ہاتھ میں ہے اگر تم اس طریق کو استعمال کرو۔ تو چند دن نہیں بلکہ ایک گھنٹہ کے اندر ساری قوم کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر تمہارا دوست دیکھتا ہے کہ وہ بد دیانتی کرے گا تو تم اس پر پردہ ڈالوگے اور جھوٹ بولوگے تو تم اس کو بھی غرق کرتے ہو اور آپ بھی غرق ہوتے ہو گیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ اس کی بد دیانتی پکڑی جائے اور اسکی سزا میں اسے پانچ دس گالیاں یا دو چار تھپڑ پڑیں۔ یا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ اس کو لاکھوں سال تک جلتی ہوئی جہنم میں ڈالا جائے۔ تو تمہارا دوست ان پانچ دس گالیوں یا دو چار تھپڑوں سے اگر بچنا بھی چاہتا ہو تو تمہارا فرض ہے کہ تم اس کو گھسیٹ کر لاؤ اور اسے تھپڑ اور گالیاں دلاؤ۔ تاکہ اس کی سزا اسی دنیا میں ختم ہو جائے اور وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جائے اگر تمہیں خدا پہ ایمان نہیں تو پھر بے شک تم اس کو انسانوں کی سزا سے بچاؤ۔ کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ خدا کی کوئی سزا نہیں۔ اس سے بچنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انسان کی سزا سے اس سے میں بچاتا ہوں۔ پس ایسی بے ایمانی کی صورت میں ہی ہو سکتا ہے کہ تم اس کو سزا سے بچانے کی کوشش کرو۔ ورنہ قومی جرائم میں کسی کی رعایت کرنا خطرناک چیز ہے۔ ہاں فردی خرابی میں پردہ پوشی کرنا بے شک اعلیٰ صفت ہے۔

شذرات

جرمنی / نسلی پالیسی

گذشتہ دنوں جرمنی میں پناہ لینے والوں کے ایک ہوسٹل کو آگ لگا دی گئی جس کے نتیجہ میں دو بیرونی افراد زخمی ہو گئے۔ اس واقعہ کو دیکھتے ہوئے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ جرمنی میں ایک ابزرور مقرر کیا جانا چاہیئے۔ جو دو افراد زخمی ہوئے۔ اگرچہ ان کے زخم شدید تو نہیں تھے۔ لیکن انہیں ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ آگ کن لوگوں نے لگائی۔ لیکن اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ یہ آگ کوئی مائع چیز کو پھینک کر لگائی گئی اور یہ ہوسٹل جہاں آگ لگی ڈرائیس ڈارف میں واقع ہے۔ صبح کے تین بجے آگ لگی اس وقت جی ایم ٹی کا وقت ایک بجے تھا۔

پولیس کہتی ہے کہ انہیں اس بات کا علم نہیں کہ زخمی افراد کی قومیت کیا ہے۔ لیکن ان میں سے ایک نے اپنے آپ کو زیادہ زخمی کر لیا۔ جب اس نے آگ سے بچنے کے لئے کھڑکی میں سے چھلانگ لگا دی۔ اور دوسرے شخص کو دھوئیں کی وجہ سے تکلیف پہنچی۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے سیکرٹری جنرل پیرے سان نے کہا ہے کہ یورپ میں نسل پرستی بڑھتی جا رہی ہے اور پولیس کی کارکردگی میں بھی یہی باتیں در آئی ہیں۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اقوام متحدہ جرمنی میں ایک ابزرور مقرر کرے جو اس بڑھتے ہوئے تشدد پر غور کرے۔ اور اقوام متحدہ کو اس سے آگاہ رکھے۔ جرمنی کے ایک اخبار جو برلن سے نکلتا ہے۔ اور جسکا نام ذی ٹنگ (ZIE TONG) ہے نے ہفتہ کے روز کہا کہ ۲۹ مئی کو آگ لگانے کا ایک واقعہ سلنگم میں ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے پانچ ترک باشندے ہلاک ہو گئے تھے اور بجائے اس کے کہ اس واقعہ کے نتیجہ میں تشدد کم ہوتا تشدد بڑھ گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دو ہفتوں میں آگ لگانے کے ۲۸ واقعات ہوئے ہیں حالانکہ اس سے پہلے ہفتے میں صرف آٹھ واقعات ہوئے تھے۔ یہ بات اس دفتر نے بتائی ہے۔ جو دستور کی حفاظت پر مامور ہے۔ پولیس نے یہ بھی بتایا ہے کہ برلن میں ایک عورت اور اس کا بچہ آگ سے جل کر ہلاک ہو گئے۔ اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ آگ لگائی گئی تھی یا ویسے ہی از خود آگ لگ گئی تھی۔ پولیس کو اس بات کا بھی علم نہیں کہ ان لوگوں کی قومیت کیا ہے۔ ایک بیس منٹ میں جہاں ایک بہت بڑی ترک کمیونٹی رہتی ہے بھی آگ لگ گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جرمنی میں بیرونی لوگوں کے خلاف نفرت اور تشدد کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔ اور اسکی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ۱۹۹۰ء میں دونوں جرمنیوں کے اتحاد کی وجہ سے بیکاری بڑھ گئی ہے۔

بچوں کے لئے

عزیز امتیاز احمد خان لودھراں سے لکھتے ہیں:- میں آپ کو بچوں کے کالم کے لئے حضرت بانی سلسلہ کے ملفوظات میں سے چند فقرات بھیج رہا ہوں۔ یہ فقرات میں نے خود منتخب کئے ہیں۔ میں جماعت دہم کا طالب علم ہوں۔ اس دفعہ میں نے کلاس میں دوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی مجھے اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔

۱۔ ہر ایک مرض کا علاج موجود ہے لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ۔ افسوس! لوگ (ب) اس مبارک قول کی قدر نہیں کرتے۔ اور اس کو صرف ظاہری امراض تک ہی محدود سمجھتے ہیں۔

۲۔ ایمان ایک راز ہوتا ہے۔ جو (صاحب ایمان) اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے اور جس کو مخلوق میں سے اس (صاحب ایمان) کے سوا دوسرا نہیں جان

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۱۸-جون ۱۹۹۳ء

دی ڈان کے ۱۸ر جون ۱۹۹۳ء کے شمارے میں غالب سعید فاروقی کہتے ہیں:۔

آٹھ سال ہوئے کینیڈا کے سائنسدانوں کی ایک ٹیم چین کے صحرائے گوبی میں بھیجی گئی تھی تاکہ وہ ڈینو سار کے متعلق نئی آگاہی حاصل کرے۔ تقریباً ۵ سال کی محنت شاقہ کے بعد اور اس محنت میں چینی ماہرین بھی شامل تھے۔ ٹیم کو تیس ڈھانچے، پاؤں کے نشانات، ایمبرایو اور ڈینو سارز کے منجمد ڈھانچے ملے اور انہیں مزید یہ بھی پتہ چلا کہ ڈینو سار کی گیارہ قسمیں ایسی ہیں جن کے متعلق پہلے کچھ علم نہیں تھا۔ ان میں ایشیا کی سب سے بڑی قسم بھی شامل ہے۔ اور شاید یہ دنیا بھر میں سب سے بڑی ہے۔

یہ حیران کر دینے والی چین کے صحرائے گوبی کی دریافت اور کینیڈا کے مختلف حصوں سے حاصل کئے ہوئے نمونے اب ایک ایسی نمائش میں دکھائے جا رہے ہیں۔ جسے "ڈینو سار عالمی دورہ" کہا جاتا ہے۔ یہ نمائش ایکس ٹیرا فاؤنڈیشن کینیڈا کے زیر اہتمام تشکیل دی گئی ہے اور کیپیٹل سٹی ایونٹس فاؤنڈیشن نے بھی اس نمائش کے انعقاد میں تعاون کیا ہے۔ ۷۰ افراد یا کمپنیاں ایسی ہیں جو اس نمائش کے انعقاد میں حصہ لے رہی ہیں۔ یہ مئی میں شروع ہوئی تھی اور ۲۵ر جولائی ۱۹۹۳ء کو ختم ہو جائے گی۔ یہ نمائش ایڈمنٹن کینیڈا میں لگائی گئی ہے۔ اس میں داخل ہوتے ہی انسان ایک نئی دنیا میں داخل ہو جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بہت پرانے زمانے کی دنیا میں جا داخل ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے یہاں آنے والے کو ویڈیو پر یہ دکھایا جاتا ہے کہ یہ نمائش ہے کیا۔ اس چھوٹی سی دستاویزی فلم میں گوبی کے صحرا میں کھدائی ہوتی ہوئی دکھائی جاتی ہے۔ اسی طرح کینیڈا کے بلند و بالا آرکٹک میں اور البرٹا کی بیڈ لینڈز میں بھی اور دیکھنے والوں کے سامنے گوبی صحرا کا مثنّی دکھایا جاتا ہے۔

ایک لمحے کے لئے تو میں نے یہ محسوس کیا کہ میں واقعی گوبی کے صحرا میں پہنچ گیا ہوں اور اپنے اردگرد ڈینو سار دیکھ رہا ہوں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں اس نمائش میں تھا اور یہاں سے ان کے ڈھانچے ٹنوں کے حساب سے اٹھائے جاتے دیکھ رہا تھا۔ اس نمائش میں منجمد ڈینو سارز بھی ہیں جنہیں نمائش دیکھنے والے چھو سکتے ہیں۔ مکمل اور غیر مکمل ڈھانچے اور پاؤں کے نشانات۔ ایمبریو دیکھنے کو ملتے ہیں۔

اس کے آگے فاروقی صاحب یہ

باقی ص۶ پر

Among the dinosaurs

By Ghalib Saeed Farooqui

EICHT YEARS ago, a team of Canadian scientists was sent to the Gobi desert, China, to gain a fresh insight on the dinosaurs. After almost five years of hard work, with the assistance of a Chinese palaeontologists, the team found 30 skeletons, footprints, embryos, and fossils of dinosaurs. They also discovered 11 species of dinosaurs, which were previously unknown. Among them the largest dinosaur in Asia — perhaps in the world — Mamenchisaurus was also discovered.

These startling finds from China, as well as from different parts of Canada, are now being displayed in what is described as the first of its kind exhibition — The Dinosaur World Tour.

This exhibition has been organised by the Ex Terra Foundation, Canada with the cooperation of Capital City Events Foundation. More than 70 sponsors are involved in this venture which started in May, and will run until July 25, 1993.

Entering the show in Edmonton, Canada, a new world, rather the ancient world comes into view. The visitors are first shown the exhibit and the project on video by the host, Frazer. In this mini-documentary, scientists are shown excavating in the Gobi desert, as well as in Canada's high Arctic and the Badlands of Alberta. In front of the visitors a replica of the Gobi desert is placed.

For a moment, I felt as if I was really in the Gobi desert and could see dinosaurs all around me. But, in reality I was at the 'Dinosaur World Tour', witnessing tons of real skeletons of the giant reptile family.

There are fossils in the exhibition which the visitors are allowed to touch. Tons of complete and incomplete skeletons, footprints, eggs and embryos are on display.

"This is *Albertasaurus*", a trained volunteer — Edil, pointed out on a wall. "Found in Alberta, Canada. It is 75% real dinosaur bones, which is very very remarkable since it is 74 million years old. But you will be surprised to see even 150 million years old reptiles in this exhibition. This *Albertasaurus* is approximately 9 meter long, 3 meter high and 1000 kg in weight. Meat was its favourite meal and they could certainly eat humans. In front of you is a scene of mothers and babies in the nesting area just like a baby sitting unit. The scene features two duck-billed dinosaurs called *Hypacrosaurus;* they were really giant sized. Besides, there are two ostrich type dinosaurs, very agile with sharp teeth, and they loved to steal babies from the nest. And you can also see a baby hanging from the mouth of one of them. The videos all around you are marvellous and you can get more information from them". Edil concludes her lengthy illustration with a smile and, of course, a sigh of relief.

Her knowledge may not be complete as there is even a 180 million years old skeleton of a dinosaur — *Monolophosaurus* — that was found in China by the Dinosaur Project. *Mamemchisaurus*, 145 to 160 million years old, is unique among them. What is surprising is his long neck — 14 meter long. One has to bend backwards to look at his neck completely. Unlike his neck, his head is relatively small which gives him a strange appearance.

Apparently, it is impossible to perceive his structure; only those who have seen it can.

A huge 6 tonnes *Tyrannosaurus rex* also called King, Black Beauty — is also on display. *T-rex* was the largest fiercest hunter ever to stalk the earth, and was one of the very last dinosaurs to live. A guide tells more about its history, habitat etc.

Complete and cracked eggs, embryos, and babies provide fun to the children. It is hard to imagine how small they were at birth and by the time they grew, in just three years, their weight became 16,000 times heavier than when they were born.

Some artifacts displayed are hard to believe even for the paleontologists. Lizard bones, for instance, look like fish. In fact, when paleontologists were digging, they thought those were fish bones but thorough investigation revealed that they were really lizard bones. Powerful magnifying glasses are available to the visitors to see them clearly.

Will you believe that I have heard the sounds which the dinosaurs made? The paleontologists have been able to reproduce them. It is absolutely amazing.

The most astonishing place in this on-going exhibition is the Lost World. For a while, one is frightened by the darkness and mysterious scenes in the room. Here, one witnesses a diorama which portrays one day out of the 150 million years history of dinosaurs. It shows three meat-eating dinosaurs scavenging the *Wuerhosaurus* and chasing after beetles. The use of colourful lights, low-tech and high-tech equipment is superb. In fact, the entire exhibiton is presented magnificiently. Each and every thing here is excellent whether it is a skeleton, fossil or the setting.

And then there is much more to see. To provide fun to the kids, there is a prep lab where small children, and adults get a chance to remove fossils from the sand with screens and brushes. It's really interesting to see little children excavating odd things from the sand. They look as if they really are young paleontologists. This exhibition, no doubt, is educating especially the video demonstrations are very helpful. They are brief, but informative. There are as many as 20 TV screens, where Dr Russell and Dr Phill Currie, two of the paleontologists who visited the Gobi desert, describe different aspects of the dinosaur's life.

Despite the expensive ticket, more than 100 thousand people have visited the exhibition, most of whom happen to be students and kids. The devotion of volunteers deserves mention as there are more than 1000 volunteers working alongwith the members of Ex Terra Foundation. *Globe and Mail*, a reputed international newspaper of Canada, has included it on its world-wide list of the top 10 special events of 1993. But that news was printed before the exhibition began. Now after the magnificent display, the possibility of its becoming the top most event can't be ruled out.■

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فخر الحق شمس

خبر کی تحریر اور اصول

جہاں تک خبر کا تعلق ہے اس کے لئے بھی گرامر کے وہ اصول مقرر ہیں جو دوسری ادبی تحریروں پر لاگو ہوتے ہیں، خبروں کی رپورٹنگ میں بنیادی اہم بات صداقت اور تکمیل ہے، اگر کسی خبر میں سے ضروری تفصیلات خارج کر دی جائیں تو وہ بالکل بے معنی ہو جاتی ہے۔ خواہ کتنے ہی خوبصورت انداز میں لکھی گئی ہو، اس کے برعکس کوئی خبر جو خواہ خوبصورت انداز میں نہ لکھی گئی ہو لیکن مکمل ہو، قارئین کے لئے خبر کا مقصد پورا کر دیتی ہے، لیکن درحقیقت آج کے مصروف دور میں کسی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ خبر میں دی گئی تفصیلات کی تحقیق کرے۔

جب کسی واقعہ کے بارے میں معلومات اکٹھی ہو جاتی ہیں تو خبر کی تحریر کا مرحلہ پیش آتا ہے اور اس میں بعض فنی پہلوؤں سے آگاہی ضروری ہے کیونکہ خبر کی تحریر کا انداز عام بیانیہ نثر کے انداز سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کے نمایاں پہلو یہ ہیں:

خبر کی تحریر کا انداز، نمایاں پہلو

(الف) عام بیانیہ نثر میں کسی واقعہ کی جزئیات تاریخی ترتیب سے پیش کی جاتی ہیں۔ یعنی آغاز سے انجام تک ساری باتیں مسلسل واقعاتی ترتیب سے دی جاتی ہیں، اس کے برعکس خبر کے تمام امور اپنی اہمیت کے لحاظ سے بیان کئے جاتے ہیں

(ب) عام بیانیہ نثر میں نقطۂ عروج تحریر کے تقریباً آخر میں آتا ہے۔ خبر میں نقطۂ عروج کو اولیت دی جاتی ہے۔

(ج) عام بیانیہ نثر میں ساری داستان تدریجاً بے نقاب ہوتی ہے۔ اس کے مقابلے پر خبر میں ابتدائیہ "INTRO OR LEAD" کے ذریعے سے واقعہ کے نمایاں نقوش فوراً واضح ہو جاتے ہیں۔

(د) خبر میں تمام غیر ضروری تفاصیل حذف کر دی جاتی ہیں۔

اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خبر لکھنے کے انداز کو INVERTED PYRAMID یا مثلث معکوس کا انداز کہتے ہیں، اس کے علاوہ بھی خبر پیش کرنے کا انداز ہے۔ اسے ترمیم یافتہ مثلث معکوس MODIFIED INVERTED PYRAMID کہتے ہیں، یہ عام بیانیہ نثر اور مثلث معکوس کے انداز کا ایک امتزاج ہے۔ اس میں پہلے پیراگراف میں تو نقطۂ عروج ہی ابتدائیہ کے روپ میں دیا جاتا ہے لیکن اس کے بعد سارا واقعہ عام بیانیہ نثر میں لکھ دیا جاتا ہے۔

خبر کی تحریر کے یہ طریقے اختیار کرنے کی چند وجوہات ہیں۔

(۱) یہ قدرتی امر ہے کہ جب کسی کو کوئی واقعہ سنایا جاتا ہے تو پہلے اس کی انتہا سے باخبر کیا جاتا ہے اس کے بعد باقی امور واضح کئے جاتے ہیں۔

(۲) آج کے قارئین بے حد مصروف ہوتے ہیں، کچھ لوگ صرف سرخیاں ہی پڑھ لیتے ہیں، کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو موٹی موٹی باتیں جاننا چاہتے ہیں، ان کے لئے ابتدائیہ کافی رہتا ہے۔ کیونکہ اس میں تمام خبر کا خلاصہ دیا گیا ہوتا ہے اور جنہیں زیادہ فرصت ہے وہ تفاصیل بھی پڑھ سکتے ہیں، اس طرح اخبار کا مطالعہ تمام لوگ کر سکتے ہیں۔

(۳) اس سے کاپی جوڑتے وقت یا صفحے کا میک اپ کرتے وقت اخبار نویسوں کو آسانی رہتی ہے۔ یعنی بعض اوقات آخری وقت میں آنے والی اہم خبر دینے کے لئے مثلث معکوس کے انداز سے لکھی گئی خبر کا آخری کم اہم پیراگراف حذف کر دیا جاتا ہے۔

خبر تحریر کرنے کے اصول

بہت سے مصنفین نے خبروں کے اصول کا تعین کیا ہے، یہ اصول مختلف خبروں اور خبروں میں دیئے گئے عناصر کو جانچنے اور صحیح خبروں کا انتخاب کرتے وقت مدد دیتے ہیں۔

۱۔ معروضیت

خبر تحریر کرتے وقت سب سے بنیادی اصول معروضیت برقرار رکھنا ہے معروضیت سے مراد ہے کہ واقعہ کو غیر جانبداری کے ساتھ ذاتی رائے کے بغیر بیان کیا جائے، ماہرین کی رائے کے مطابق خبر میں معروضیت لازمی عنصر ہے۔ ایڈیٹر کو خبر میں یہ رائے دینے کا کوئی حق نہیں کہ کون غلط ہے اور کون صحیح، باقی رہا ایڈیٹر کی رائے کا مسئلہ تو اس کے لئے ادارتی صفحہ مخصوص ہے، قارئین کے ساتھ انصاف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ خبریں اصل صورت میں ان تک پہنچیں، سوال یہ پیدا ہوتا ہے، کہ خبریں کس حد تک معروضیت کو برقرار رکھا جا سکتا ہے، رپورٹر اس معاشرے کا فرد ہے کسی واقعہ سے وہ بھی متاثر ہو سکتا ہے مثلاً کسی بیگناہ شخص کو قتل کر دیا جاتا ہے اور اس کے چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہو جاتے ہیں تو دوسرے لوگوں کی طرح رپورٹر کی ہمدردیاں بھی اس شخص اور اس کے بچوں کے ساتھ ہوں گی، اور خبر بناتے وقت وہ بھی قاتل کو ظالم اور سفاک ہی لکھے گا پس حقائق میں معروضیت لازمی ہے،

۲۔ مختصر پیرے لکھنا

خبریں لکھتے وقت ہمیشہ پیرے لکھنے چاہئیں۔ خبر کو مختصر پیراگرافس میں تبدیل کرنا نسبتاً آسان ہے۔ مفہوم جلد سمجھ میں آجاتا ہے۔ خبریں مختصر، سادہ اور چھوٹے چھوٹے جملوں پر مشتمل ہونی چاہئیں۔ بعض اوقات آخر وقت میں مزید معلومات آجاتی ہیں اور پہلے کی حاصل کردہ معلومات میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر خبر چھوٹے چھوٹے پیراگرافس میں لکھی ہوگی تو اس میں ترمیم کرنا آسان ہوگا۔ ایک ہی پیراگراف میں لکھی گئی خبر میں ترمیم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ چھوٹے پیراگراف میں واقعہ سے متعلق ایک یا دو نکات دینا کافی ہوتا ہے اور اس طرح لکھنا چاہیئے کہ تسلسل نہ ٹوٹے،

۳۔ اخبار کی پالیسی کو مدنظر رکھنا

ہر اخبار کی اپنی الگ پالیسی ہوتی ہے، بعض اخبارات سرکاری اور بعض ذاتی ہوتے ہیں، جو ذاتی اخبارات ہوتے ہیں ان کا تعلق کسی نہ کسی سیاسی پارٹی سے ہوتا ہے اگر نہ ہو تو مالک کا خاص نظریہ ہوتا ہے۔ خبروں کو تحریر کرتے وقت اور ان کا انتخاب کرتے وقت پالیسی کا خیال رکھا جاتا ہے حکومت کے اخبارات سرکاری خبروں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں، اور پارٹی سے منسلک پارٹی کی خبریں زیادہ شائع کرتے ہیں اور ذاتی اخبارات کے رپورٹرز کو اپنے مالک نظریہ کے مطابق خبروں کا انتخاب کرنا پڑتا ہے اور تحریر کی شکل میں لانا ہوتا ہے، پس اصول یہ بنا کہ خبر کو اخبار کی پالیسی کے مطابق تحریر کرنا چاہیئے،

۴۔ اسلوب نگاری سے آگاہی

خبر کی تحریر کا ایک اہم اصول اسلوب نگاری سے آگاہی ہے، خبر کے شروع میں جو اسلوب اختیار کیا جائے، خبر کے آخر تک وہی اسلوب رہنا چاہیئے۔ اس طرح پروف ریڈر کے لئے سہولت ہوتی ہے اور وقت بھی ضائع نہیں ہوتا، قاری کے لئے وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور اس طرح اخبار کا معیار بھی بلند رہتا ہے،

۵۔ خبر عام فہم ہو

خبر کو عام فہم بنانا اس کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے، کیونکہ قارئین میں عالم بھی ہوتے ہیں اور کم پڑھے لکھے افراد بھی، پروفیسر بھی اور دکاندار بھی، ڈاکٹر بھی اور کلرک بھی اس لئے زبان ایسی ہونی چاہیئے جو ہر ایک شخص کی سمجھ میں آجائے۔

ایک اچھی خبر لکھنے میں سب سے پہلی مشکل الفاظ کو خارج کرنے میں پیش آتی ہے۔ عام قارئین کے لئے اس خبر کو سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے، اس لئے اچھے رپورٹر کو چاہیئے کہ وہ عام قارئین کی سہولت کے لئے مشکل الفاظ کی جگہ عام فہم الفاظ استعمال کرے

۶۔ مترادفات نہ ہوں

بے جا مترادفات تو ویسے بھی بلاغت کے منافی ہیں، تاہم عام تحریر میں یعنی خبر لکھتے وقت ان کا استعمال کرنا موزوں نہیں، مثلاً شرک و توحید، نور و حکمت صداقت و کذب، حق و باطل وغیرہ سے احتراز مناسب ہے

۷۔ طول کلام نہ ہو

اخبار کے ہر شعبے کو بالعموم اور خبروں کے شعبے کو بالخصوص یہ مسئلہ درپیش ہوتا ہے کہ جگہ کم ہوتی ہے اور مواد زیادہ، اور کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ بات کہنے کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً "وہ دونوں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے" کو "ان کی شادی ہو گئی" "ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے" کو "ان کی شاگردی اختیار کی" لکھنا چاہیئے یعنی خبر کو سادہ اور مختصر فقرات کی شکل میں قاری کے مزاج کے مطابق پیش کرنا بنیادی اصول میں شامل ہے۔

۸۔ خبر کے الفاظ میں تکرار نہ ہو

تکرار الفاظ کی ہو یا خیالات کی، نظم میں تو اس کے استعمال کی گنجائش موجود ہے لیکن خبر لکھتے وقت اس کی قطعاً گنجائش نہیں، خبر میں الفاظ یا حقائق کا اعادہ ایک ہی صورت میں ہوتا ہے یعنی پہلے خبر کے ابتدائیے میں خبر کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے اور بعد ازاں اس خلاصے کی تفصیل بیان کی جاتی ہے، اس کے سوا خبر لکھنے کا یہ اصول ہے کہ اس میں خیالات و الفاظ کا اعادہ نہ ہو، کیونکہ اس طرح خبر کی ہیئت

باقی صـ۶ پر

یاد رفتگان ـــ محمد اکبر افضل

مکرم میجر ملک حبیب اللہ خان صاحب

دوالمیال ضلع جہلم کی سرزمین اتنی زرخیز ہے کہ یہاں لوگ فوج میں بڑے عہدوں پر رہے ہیں۔ جنرل ملک محمد نذیر صاحب بھی یہاں ہی پیدا ہوئے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے مخلصین بھی یہاں پیدا ہوئے۔ محترم قاضی عبدالرحمٰن صاحب اسی گاؤں میں پیدا ہوئے اور سالہا سال تک جماعت کی خدمت بطور امیر صاحب کے کی۔ یہاں بہت بڑی مخلص جماعت ہے اور بڑی قربانیاں کرنے والے احمدی ہیں۔ اس وقت جن کا ذکر خیر کرنا مقصود ہے وہ ہیں میجر ملک حبیب اللہ خانصاحب۔ انکو میں ١٩٥٨ء سے جانتا ہوں۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب خاکسار اس ضلع کا مربی تھا میجر صاحب بڑے نیک۔ دعاگو ملنسار اور مخلص احمدی تھے اور بڑے دلیر احمدی تھے اور مرکز سے آئے ہوئے ہر خادم سے محبت رکھتے تھے۔ امام وقت کی ہر مالی تحریک پر لبیک کہتے تھے۔ غریب پرور احمدی تھے۔ مرکز سے آنے والے مربیان سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور گھر سے لے کر اڈہ بس تک پیدل ساتھ جاتے اور الوداع کہتے۔

دنیاوی لحاظ سے بھی بڑے بارعب اور تعلقات والے تھے۔ ضلع کی حد تک یا ڈویژن کی حد تک کوئی فوجی یا غیر فوجی تقریب ہوتی انکو مدعو کیا جاتا تھا۔ ایک موقع پر میں نے لاؤڈ سپیکر کے لئے تحریک کی تو میجر صاحب نے اپنے کسی احمدی رشتہ دار کو لندن لکھا تو انہوں نے مشن ہاؤس میں لاؤڈ سپیکر لگوا دیا۔ میجر صاحب موصوف جماعت احمدیہ دوالمیال کے امیر جماعت تھے اور آخری دم تک اسی عہدے پر فائز رہے۔ ان کی وفات سے غرباء اور حاجتمندوں نے بڑا انخلاء محسوس کیا۔ کیونکہ وہ ہر وقت ان کی ہر طرح سے امداد فرمایا کرتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالے میجر حبیب اللہ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور ان کی اولاد اور لواحقین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ٤

بیان کرتے ہیں کہ انہیں ایک تربیت یافتہ والنٹیئر نے جس کا نام ایڈل تھا یہ نمائش کس طرح دکھائی۔ ایک ایک چیز کو سامنے لاکر انہوں نے بتایا کہ یہ کہاں سے حاصل کی اور کتنے سال پرانی ہے۔ ایک چیز کے متعلق تو انہوں نے بتایا کہ وہ ساڑھے سات کروڑ سال پرانی ہے۔ لیکن ایسی چیزیں بھی تھیں جو پندرہ کروڑ سال پہلے اس دنیا میں موجود تھیں۔ ایک جانور کے متعلق بتایا کہ وہ نصف میٹر لمبا اور تین میٹر اونچا ہے اور اس کا وزن ایک ہزار کلو گرام ہے۔ یہ شوق سے گوشت کھانے والا جانور ہے۔ اور انسان سامنے آ جائے تو اسے بھی اپنی غذا بنانا پسند کرتا ہے۔

اسی طرح اور باتیں بھی بتائیں جن کا تعلق ان جانوروں کی ماؤں اور بچوں سے تھا۔ ایڈل (ایک عورت کا نام) اپنے طویل بیان کو اس سادگی کے ساتھ ختم کرتی ہے اور مسکراتے ہوئے آخری فقرات کہتی ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ اس کا علم ان چیزوں کے متعلق مکمل تو نہیں ہوسکتا کیونکہ یہاں تو بعض چیزیں ١٨ کروڑ سال پرانی بھی موجود ہیں۔ ڈینو سار کا ایک ڈھانچہ اتنا ہی پرانا ہے۔

اس کے آگے زیادہ تر تفصیل ان جانوروں کے اس دنیا میں کتنے سال پہلے موجود ہونے کے سلسلے میں ہے فاروقی صاحب کہتے ہیں کہ اس نمائش میں سب سے زیادہ حیران کن وہ جگہ ہے جسے عالم گم گشتہ کہتے ہیں کچھ لمحات کے لئے تو انسان اس تاریک اور رازدارانہ مسٹیریس منظر سے انسان خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ جہاں وہ ایک ڈایو راما دیکھتا ہے۔ جہاں ١٥٠ ملین سالوں میں سے ایک دن دکھایا جاتا ہے۔ اور یہ ١٥٠ ملین سال ڈینو سار کی تاریخ کے ہیں۔ یہاں یہ بھی دکھایا جاتا ہے کہ چین کے گوشت کھانے والے ڈینو سار کس طرح گوشت پر جھپٹے ہوئے ہیں اور اپنی کھانے والی کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ یہاں پر بڑی رنگا رنگ روشنیاں موجود ہیں جنہیں نہایت اچھے انداز میں سجایا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ساری نمائش نہایت اعلیٰ طریق پر دکھائی گئی ہے۔ ہر چیز جو یہاں رکھی گئی ہے اچھی ہے۔ چاہے یہ ڈھانچہ ہو یا منجمد ڈینوسار۔

اس سے بھی بہت زیادہ کچھ دیکھنے کو ملتا ہے۔ بچوں کے لئے دلچسپیاں پیدا کی گئی ہیں۔ ایک پریپیا لیبارٹری ہے جہاں چھوٹے بچوں اور بڑوں کو بھی یہ موقع ملتا ہے کہ وہ منجمد ڈھانچے کو ریت پر سے اٹھا کر سکرین پر لگالیں۔ واقعی یہ بات نہایت دلچسپ ہے کہ چھوٹے بچوں کو کھدائی کرتے دکھایا جائے اور پھر انہیں ریت میں سے مختلف چیزیں حاصل ہوں۔ ایسے لگتا ہے کہ یہ چھوٹے بچے چھوٹے کھدائی کے ماہر ہیں۔ جہاں تک نمائش کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں یہ بہت زیادہ تعلیمی پہلو اپنے اندر رکھتی ہے۔ خاص طور پر جب وڈیو کے ذریعے دستاویزی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ یہ فلمیں مختصر ہیں لیکن بہت معلومات سے پُر۔ وہاں ٢٠ ٹی وی سکرینیں لگی ہوئی ہیں جہاں پر ڈاکٹر رسل اور ڈاکٹر فلپ کیری او یہ دو افراد ہیں جو کھدائی کے ماہر ہیں اور جنہوں نے گوبی کے صحرا کا دورہ کیا تھا۔ یہ دونوں مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں کہ ڈینو سار کی زندگی کیسی تھی۔ اس نمائش کو دیکھنے کے لئے ٹکٹ تو بہت مہنگا ہے لیکن اس کے باوجود ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے اس نمائش کو دیکھا ہے۔ ان میں سے اکثر طالب علم ہیں اور چھوٹے بچے۔ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو بطور والنٹیئر کام کر رہے ہیں کہا جاسکتا ہے کہ وہ بہت تعریف کے قابل ہیں۔ اور ان والنٹیئروں کی تعداد ایک ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ یہ ایکس پیرا فاؤنڈیشن کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ اب جبکہ یہ نمائش دکھائی جارہی ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ سب سے زیادہ اہم واقعہ ہے۔

بقیہ: صفحہ ٥

میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ اس کے مفہوم پر بھی اثر پڑتا ہے۔

٩۔ غیر ضروری الفاظ استعمال نہ ہوں

خبر میں غیر ضروری الفاظ کی گنجائش بالکل نہیں ہوتی مثلاً "واقعی اور فی الحقیقت اس گاؤں میں ایک پرائمری سکول کا قیام اس گاؤں کی ضرورت اور تقاضا ہے۔" تو خبر لکھتے وقت اس میں واقعی اور فی الحقیقت اور ضرورت اور تقاضا میں سے ایک لفظ حذف کرنا چاہیئے۔

١٠۔ منفی جملوں سے احتراز

خبر تحریر کرتے وقت منفی جملوں سے احتراز کرنا چاہیئے مثلاً "نجمہ کو وہاں جانا یاد نہیں رہا" کی بجائے "نجمہ وہاں جانا بھول گئی" لکھنا چاہیئے۔

١١۔ مفروضات سے اجتناب

خبر میں مفروضات سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ ایک اچھے رپورٹر کو چاہیئے کہ خبر مرتب کرتے وقت وہ حقائق کا خیال رکھے اور ادھر ادھر کے مفروضات کو اس میں شامل نہ ہونے دے، اس طرح قارئین کو اصل خبر جاننے میں دقت ہوگی، اور معروضیت مجروح ہونے کا بھی خطرہ ہوگا۔

١٢۔ مختصر پس منظر بیان کرنا چاہیئے

کوئی خاص واقعہ جو رونما ہوتا ہے۔ اس کا پس منظر بیان کرنے سے بھی خبر کو دلچسپ بنایا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی شہزادی کی شادی ہوتی ہے اس کی یہ تیسری شادی ہے تو رپورٹر مختصراً یہ بتا سکتا ہے کہ اس کی پہلے کس سے شادی ہوئی، اور کتنے کتنے عرصے بعد کن وجوہات کی بنا پر علیحدگی ہوگئی۔

١٣۔ گرائمر کی درستگی

خبر لکھنے کے لئے اور اس کو مزید اچھا بنانے کے لئے گرائمر کا درست ہونا نہایت اہم ہے مثلاً اعداد میں غلطی یا گرائمر کی غلطی سے جہاں اخبار کی ساکھ کو نقصان پہنچے گا وہاں قارئین کی غلط رہنمائی ہوگی۔

١٤۔ الفاظ کا ذخیرہ

الفاظ اخبار نویس کا ہتھیار ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایک اچھے رپورٹر یا اخبار نویس کے پاس الفاظ کا ذخیرہ ہونا چاہیئے۔ اور خبر تحریر کرتے وقت اسے ان کا برمحل استعمال بھی آنا چاہیئے۔

١٥۔ صحیح ہجے جاننا

جس طرح ٹی وی یا ریڈیو پر خبریں پڑھنے والوں یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اناؤنسمنٹ کرنے والوں کے لئے صحیح تلفظ ضروری ہے، اسی طرح خبر مرتب کرنے کے لئے رپورٹر کا الفاظ کا صحیح ہجے جاننا بے حد ضروری ہے۔

۱۶- مقرر کی تقریر کے جملوں کو عام فہم بنانا

کیونکہ خبر مرتب کرتے وقت رپورٹر کو اس بات کو مدِ نظر رکھنا ہوتا ہے کہ مفہوم سادہ اور درست ہو اس لئے بعض اوقات کسی مقرر کی تقریر میں جملے پیچیدہ اور طویل ہوتے ہیں، رپورٹر کو چاہیئے کہ وہ مقرر کی تقریر کا مفہوم برقرار رکھے۔ لیکن جملوں کو چھوٹا اور عام فہم بنادے کیونکہ خبر میں ابتدائیہ INTRO کا تقاضا ہوتا ہے کہ جملے چھوٹے الفاظ عام فہم اور زبان غیر مانوس الفاظ سے پاک ہو

بقیہ: صد۳

سکتا۔

۳- انسان اگر اللہ تعالیٰ کے لئے زندگی وقف نہیں کرتا تو وہ یاد رکھے ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کیا ہے

۴- جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم تمام فکر کو چھوڑ کر صرف دعائیں اور تضرع میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تب وہ بات حل ہو جاتی ہے۔

۵- یاد رکھو یہ تقویٰ بڑی چیز ہے (-) تقویٰ ایک ایسی دولت ہے کہ اس کے حاصل ہونے سے انسان خدا تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر نقش وجود مٹا سکتا ہے

۶- سب سے اچھی بات یہ ہے کہ انسان ہر وقت اس بات کا خیال رکھے کہ عمر کا اعتبار نہیں۔ نہ معلوم موت کس وقت انسان کو آ پکڑے گی اور پھر اس کے ساتھ تو یہ کرتا رہے۔

۷- دیکھو اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا تو نیکی بھی نہ ہوتی۔ نیکی گناہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گناہ کے وجود سے ہی نیکی کا وجود پیدا ہوتا ہے۔

۸- یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۸۹۳۷ میں

سلمیٰ طارق زوجہ محمد طارق سجاد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس سوسائٹی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے۔ (۲) زیورات طلائی وزنی ۴۳ تولہ مالیتی -/۱۳۷۶۰۰ روپے (۳) نقد ایک لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ سلمیٰ طارق B-9 ساؤتھ سنٹرل ریلوے فیز نمبر II ڈیفنس کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد طارق سجاد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۹۳۸ میں

محمد اعظم خان ولد شاہنواز خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عظیم پورہ گرین ٹاؤن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) مکان نمبر M-۱۴۳۹ برقبہ ۲۵۰ مربع گز عظیم پورہ کراچی مالیتی -/۲۰۰۰۰۰ روپے۔ (۲) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ واقع نشتر آباد ضلع سیالکوٹ کا ۱/۲ حصہ مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے (۳) ۱۶ ایکڑ رقبہ زرعی زمین واقع سروڑ و ضلع بدین مالیتی -/۱۳۶۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۶۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں اور مبلغ -/۲۷۳۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اعظم خان M-۱۴۲۰ عظیم پورہ گرین ٹاؤن شاہ فیصل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد احمد طاہر وصیت نمبر ۲۶۸۰۶۔

مسل نمبر ۲۸۹۳۹ میں

صفیہ اختر گورایہ زوجہ محمد نصر اللہ گورایہ قوم گورایہ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹورنٹو کینیڈا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۹-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۱۰ اونس مالیتی -/۴۵۰۰ ڈالرز (۲) نقد رقم بنک میں -/۱۰۰۰۰ ڈالرز (۳) حق مہر بذمہ خاوند -/۲۲۰۰ ڈالرز اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰ ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ صفیہ اختر گورایہ ٹورنٹو کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ملک خالد محمود کینیڈا۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک حمید الحق کینیڈا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سلطان احمد صاحب عرف رلیا آف جڑانوالہ بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ تین چار روز سے بے ہوشی طاری ہے اور چھٹہ ہسپتال جڑانوالہ میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم طاہر احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب امیر پارک گوجرانوالہ (حال جاپان) گردے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم ماسٹر رشید احمد صاحب محلہ دارالنصر وسطی ربوہ کی والدہ محترمہ یکم جولائی سے فضل عمر ہسپتال میں سخت بیمار ہیں۔

○ مکرم بشارت احمد خان صاحب واہ کینٹ کے قریب ایک حادثہ میں شدید زخمی ہوگئے۔ اور چہرے پر شدید چوٹیں آئیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

دعائے نعم البدل

○ عزیزم مغیث احمد ابن مکرم عبدالواحد پرویز دارالنصر غربی ربوہ بعمر سوا سال مورخہ ۴ جولائی ۹۳ء کو اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا ہے۔

احباب والدین کو صبر جمیل ملنے اور نعم البدل کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۷ جولائی ۔ گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔

○ اپوزیشن نے کہا ہے کہ اگر چار روز تک اسمبلیاں نہ ٹوٹیں تو لانگ مارچ شروع کریں گے۔ اپوزیشن نے اپنے اس اعلان میں ڈیڈ لائن طے کر دی ہے۔ یہ اعلان محترمہ بے نظیر بھٹو کی موجودگی میں نوابزادہ نصر اللہ خان نے کیا۔ محترمہ نے اپنے کارکنوں کو فوری ہدایات دی ہیں کہ لانگ مارچ میں طاقت کا بھرپور مظاہرہ کیا جائے۔

○ صدر مملکت نے جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد سے ملاقات میں کہا ہے کہ الیکشن کے بارے میں پولیٹیکل پیکیج پر اتفاق رائے سے سہ فریقی مذاکرات کامیاب ہو سکتے ہیں۔

○ وزیر اعظم نواز شریف استنبول میں ای سی او کی سربراہی کانفرنس میں شرکت کے بعد مدینہ منورہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ مسجد نبوی میں نوافل ادا کریں گے اور روضۂ رسول پر حاضری دینے کے بعد وطن واپس آئیں گے۔ ای سی او کانفرنس پر جاتے ہوئے وزیر اعظم نے تہران میں مختصر قیام کیا اور ایئر پورٹ ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی سے ملاقات کی۔

○ پنجاب کے لئے وفاقی حکومت کے نامزد ایڈ منسٹریٹر اور سابق گورنر میاں محمد اظہر نے رینجرز کی آٹھ مسلح گاڑیوں کی حفاظت میں لاہور شہر کے مختلف مقامات کا دورہ کیا۔

○ پنجاب اسمبلی کی تازہ تحلیل کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے لئے لاہور ہائیکورٹ نے چیف جسٹس کی قیادت میں ۱۱ رکنی فل بنچ تشکیل دے دیا ہے۔ فل بنچ پہلے قدم کے طور پر حکم امتناعی کی درخواست پر غور کرے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر کے نام ایک خط لکھا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے جو ریفرنس سپریم کورٹ میں بھجوانے کی غرض سے صدر کو بھیجا گیا ہے وہ مبہم ہے اس میں اسی طرح کے نکات اٹھائے گئے ہیں جس طرح ضیاء الحق کے جھوٹے ریفرنڈم میں سوال کیا گیا تھا انہوں نے اپنی طرف سے نو نکات بھجوائے ہیں اور صدر کو کہا ہے کہ وہ بنیادی سوال بدل دیں اور میرے بھجوائے گئے نو نکات بھی ساتھ شامل کریں۔

○ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے صدر نے وفاقی حکومت کی طرف سے بھیجا جانے والا ریفرنس حکومت کو واپس کر دیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ سوال بدلیں۔

○ حکومت پنجاب نے پنجاب اسمبلی کی بحالی کے لاہور ہائیکورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی ہے۔

○ بعض ذرائع نے بتایا ہے کہ اس ہفتے وزیر اعظم نواز شریف اور محترمہ بے نظیر کی ملاقات متوقع ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ ۵ جولائی ۱۹۷۷ء اور آج کے حالات میں کوئی فرق نہیں۔ یاد رہے کہ ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کو ضیاء الحق نے مارشل لاء نافذ کیا تھا۔

○ برطانوی اخبارات نے کہا ہے اگر پاکستان کا سیاسی بحران حل نہ ہوا تو فوج ہی کو آگے آنا پڑے گا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان میں مارشل لاء لگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ فوج غیر جانبدار ہے

○ کراچی میں مقیم امریکی قونصل جنرل نے سوال کیا ہے کہ موجودہ حالات میں پاکستان میں کون سرمایہ لگائے گا۔

○ کابل کی ازبک ملیشیا کے سربراہ جنرل رشید دوستم نے حکمت یار کو وزیر اعظم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ گذشتہ روز تیس سے زیادہ راکٹ کابل پر گرے جس سے ۶ افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے۔

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑا پن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک قیمت -/RS 12 لٹریچر مفت۔

کیور ایٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

ضروری اعلان

مورخہ ۷۔ جولائی ۱۹۹۳ء کے الفضل کے صفحات ۳ تا ۶ پر ۸۔ جولائی کی تاریخ چھپ گئی ہے۔ براہ کرم اسے ۷۔ جولائی پڑھا جائے۔

(ادارہ)

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111-89